حجاب۔ ابراہیمیؑ ادیان میں

گروہ مولفین: ڈاکٹر معصومہ ذبیحی[1] و

زہرہ سادات موسوی[2]

مترجم: مولانا نثار احمد زین پوری

خلاصہ

ابراہیمی مذاہب (یہودیت، عیسائیت اور اسلام) میں عورت کا پردہ مشترک احکام میں سے ہے۔ ان مذاہب میں سے ہر ایک نے جداگانہ طور پر حجاب کی اہمیت وحیثیت پر زور دیا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ پردے کے حدود اور اس کے فلسفہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ دین یہود میں پورے بدن اور سر کو چھپانے کی تاکید کی گئی ہے۔ البتہ کنواری لڑکیوں کے بال معین مقدار میں سادگی کے ساتھ کھلے رہ سکتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جائے کہ یہودیت میں حجاب شادی شدہ عورت کے لیے ضروری ہے۔ جبکہ عیسائیت میں تجرد (کنوارے رہنے) کو مقدس سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا اس مذہب میں معاشرہ کو ہیجان وشہوت انگیزی سے بچانے کے لیے مکمل پردے کا خیال رکھنے اور ہر قسم کی آرائش وجلوہ نمائی سے پرہیز کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ کیونکہ رہبانیت اور دنیوی لذتوں کو ترک کرنا ان کے اصول دین میں سے ہے اور حجاب کے فلسفہ کی بازگشت اسی چیز کی طرف ہوتی ہے۔ اسلام میں عورت ومعاشرہ کی پاکیزگی کے لیے پردہ کو ضروری قرار دیا گیا ہے اور آیات وروایات کی روشنی میں اس کے حدود اس طرح بیان کیے گئے ہیں کہ چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے علاوہ پورے بدن کو چھپانا چاہئے۔

مقدمہ

ابراہیمی مذاہب[3] کی تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان مذاہب میں بہت سی چیزیں مشترک ہیں۔ یہ اشتراکِ نظر صرف اعتقادی اصول، مثلاً خدا، نبوت اور قیامت پر ایمان ہی میں محدود نہیں ہے بلکہ دین کے

۱۔ Ph.D. in Mysticism

۲۔ Master of Religions and Mysticism

۳۔ ابراہیمی ادیان سے مراد یہودیت، عیسائیت، اور اسلام ہے کیونکہ ان کے انبیاء کے مشترکہ جد حضرت ابراہیمؑ ہیں۔

فروع اور دیگر احکام میں بھی ہے ان ادیان کے اکثر احکامات ملتے جلتے ہیں جیسے نماز، روزہ، دعا، زیارت یہاں تک بعض مذہبی نشانیوں (شعائر) میں بھی اشتراک ہے۔ البتہ اخلاقی تعلیمات میں یہ مشابہت بعض جگہوں پر عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ مثلاً اخلاقی فضائل جیسے سچائی، درست کاری، صبر ودر گزر، ایثار وفداکاری، دوسروں کی خدمت نیز نفس پرستی اور ہوس کے مقابلہ میں پاک دامنی کا خیال رکھنے کی دعوت دینا بلکہ کلی طور پر ان تمام کاموں سے پرہیز کرنے کی دعوت دینا کہ جن کو گناہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ چیزیں مذکورہ مذاہب کے پیروؤں کی اخلاقی زندگی کے ارکان ہیں۔ ان تمام مذاہب میں رسول کو دینی نمونے کے عنوان سے سب سے زیادہ مقدس اور عفیف وپاک دامن ترین انسان سمجھا جاتا ہے۔ ان کے دینی پیشواؤں کو دوسروں سے زیادہ پارسا تصور کیا جاتا ہے چاہے وہ مرد ہوں یا عورت۔

بعض دوسرے امور جو تمام الٰہی مذاہب کے مد نظر رہے ہیں ان میں سے ایک عورت کا حجاب بھی ہے۔ ان کی مقدس عورتوں کی سیرت میں، عفت وپاکدامنی کے علاوہ، خطاؤں سے محفوظ ہونے کے ساتھ، مکمل پردہ بھی نظر آتا ہے۔ چنانچہ ان مذاہب کی مومن عورتیں اب بھی مذہبی لباس میں نظر آتی ہیں۔

اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر ہم اس مقالہ میں تینوں بڑے مذاہب یہود، عیسائی اور اسلام میں عورتوں کے حجاب اور اس کے حدود کی ضرورت کی تحقیق ان کی مقدس کتاب کی تعلیمات کی روشنی میں پیش کریں گے تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ ان تینوں بڑے الٰہی مذاہب میں کس میں پردے کی کتنی اہمیت ہے اور اس کے حدود کیا ہیں۔

۱۔ حجاب یہودی مذہب میں

۱۔۱۔ حجاب وپردہ کی ضرورت مذہب یہود میں

مذہب یہود اپنی تین ہزار تین سو سال قدامت[۱] کے ساتھ صاحب شریعت مذاہب کے درمیان ایک قدیم ترین مذہب شمار ہوتا ہے۔ یہود کے تعلیمات، بنی اسرائیل کی آسمانی کتاب اور ان کے انبیاء وبزرگان کی سنت وسیرت میں عفت وپاکدامنی کی طرف اشارہ اور عورت کے حجاب کی تاکید کے علاوہ عفت کے تحفظ کے لیے، ہمیشہ قوانین کا وجود رہا ہے۔ اگرچہ یہود کی پراکندگی کے نتیجہ میں ان کے پردے میں بڑا فرق نظر آتا

۱۔ یہودیوں کے کلنڈر کے مطابق مصر سے حضرت موسیٰ کی ہجرت کو ۳۳۲۰ ہو گئے ہیں۔ (ایرانی سال ۱۳۸۵ میں)

ہے۔ لیکن اس مذہب کے مقدس متون سے ایک بنیادی قاعدہ اور کلی اصول حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ آج اس مذہب کے بعض ماننے والے حجاب کی کوئی خاص پابندی نہیں کرتے ہیں۔

کوہ طور پر خدا کی طرف سے حضرت موسیٰ کو دیئے گئے دستورات میں (جن کو دس احکام کہتے ہیں) حجاب کی اہمیت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

ساتواں فرمان: زنا مت کرنا

دسواں فرمان: اپنے ہمسایہ کی عورت کو طمع کی نظر سے نہ دیکھنا وغیرہ (توریت سفر تثنیہ، ۵۔۷۔۱۰، سفر خروج، ۲۰/۱۴۔۱۷) ان دونوں احکام میں جنسی پاکدامنی اور نامحرم مرد و عورت کے ارتباط کی حد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

توریت میں لڑکیوں کی عفت و پاکدامنی کی حفاظت کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا ہے:

"اپنی بیٹیوں کو بے عصمت نہ بناؤ اور انہیں بدکاری کی طرف مائل نہ ہونے دو کہ کہیں زنا کی مرتکب نہ ہو جائیں۔ اور زمین گناہ سے بھر جائے۔" (سفر لاویان، ۱۹/۳۰)

اس کے علاوہ توریت نیز انبیاء کی دوسری کتابوں میں ایسی عبارت موجود ہے کہ جس سے بدن و چہرہ کا پردہ ثابت ہوتا ہے یہاں تک حضرت ابراہیم اور بنی اسرائیل کی قوم میں بھی نقاب اور برقعہ کا وجود ملتا ہے۔ :

الف۔ حضرت اسحاق بن ابراہیم کی شادی کے بارے میں سفر پیدائش میں نقل ہوا ہے: "رفقہ نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور اسحاق کو دیکھا اور اونٹ سے نیچے اترے خادم سے معلوم کیا کہ یہ کون ہے جو صحرا میں ہمارے استقبال کو آرہا ہے۔ خادم نے کہا: یہ میرا مولا ہے۔ یہ سن کر رفقہ نے اپنا برقعہ پہن لیا (سفر پیدائش: ۴۲۔ ۶۵۔ ۶۴)۔ قابل ذکر ہے کہ ایران میں یہودیوں کے سابقہ مرجع خاخام اوریل داودی نے توریت کی اسی عبارت کی بنیاد پر شریعت یہود میں حجاب کو واجب قرار دیا ہے۔

توریت کی اس نقل سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسحاق بن ابراہیم کی زوجہ نے نقاب اوڑھی تھی جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کی عورتوں میں حجاب و نقاب کا رواج تھا۔

ب۔ توریت میں یہودا (بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم) کی زوجہ کے بارے میں آیا ہے کہ "اس نے بیوگی کا لباس اتار دیا اور ایک نقاب پہن لیا اور ایک چادر اوڑھ کر تمنہ کے راستہ میں عینایم دروازہ پر بیٹھ گئی۔" (مذکورہ حوالہ، ۳۸۔۱۵۔۱۴)

اس عبارت میں بھی نقاب اور چادر کی لفظ آئی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل میں نقاب وبرقعہ کا رواج تھا نیز واضح ہوتا ہے کہ حجاب وپردہ بنی اسرائیل کے انبیاء کے خاندان کی سنت وسیرت ہے۔

مذہب یہود میں حجاب اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ عہد عتیق کی ایک کتاب میں ان عورتوں کو خدا کے عذاب سے خبردار کیا گیا ہے جو قانون شریعت کی پابند نہیں تھیں اور خدائی حدود واحکام کی رعایت نہیں کرتی تھیں۔ اشعیا نبی کی کتاب میں جس میں بنی اسرائیل کو خدا کے عذاب سے خبردار کیا گیا ہے۔ یہودیوں کی گناہگار عورتوں کے بارے میں آیا ہے کہ "خداوند فرماتا ہے چونکہ صیہون[1] کی بیٹیاں (یہودیوں کی عورتیں) مغرور ہیں، سر اٹھا کر کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے اور ناز وادا اور پایل کی جھنکار کے ساتھ چلتی ہیں لہٰذا خداوند صیہون کی بیٹیوں کے بال گرادے گا (اور انہیں گنجا کردے گا) (عہد عتیق، کتاب اشعیا: ۳۔۱۸۔۱۶)

اسی طرح تلمود[2] تعلیمات میں عورتوں کا مردوں کے اجتماع میں جانے کے لیے کچھ شرائط بیان ہوئے ہیں جن پر عمل نہ کرنے سے نکاح باطل ہوجاتا ہے۔ "جن عورتوں کا چال چلن درج ذیل مواقع کے مطابق ہوگا ان کا نکاح باطل ہوجائے گا اور ان کو کتوبا (مہر) نہیں دیا جائے گا۔ جو عورتیں یہودی قوانین پر عمل نہ کرتے ہوئے کھلے سر نامحرموں کے درمیان جاتی ہیں اور کوچہ وبازار میں اون کاتتی ہیں اور مرد سے بے (دھڑک) مہابات کرتی ہیں یا جو عورت اپنے شوہر کے سامنے اس کے والدین کو برا بھلا کہتی ہے، یا بلند آواز والی عورت جو گھر میں اپنے شوہر کے ساتھ ہمبستری کے بارے میں بلند آواز میں گفتگو کرتی ہے جسے اس کے ہمسایہ سنتے ہیں کہ کیا کہہ رہی ہے۔ (تلمود میشنا کتوبوت، ۷۔۶)

اس عبارت میں یہودی عورت کے اجتماع سے ارتباط کے لیے چند چیزوں پر زور دیا گیا ہے:

۱۔ عورت کو مردوں کے درمیان سر ڈھانپ کے جانا چاہیئے۔

۲۔ عورت کو بھولے پن میں ہر نامحرم سے بات نہیں کرنی چاہیئے۔

۳۔ عورت کو ہمبستری کے بارے میں اس وقت بلند آواز سے بات نہیں کرنی چاہیئے جب ہمسایہ سن رہا ہو۔

۲۔۱۔ عورتوں کے حجاب کے حدود شریعت یہود میں

۱۔ یروشلم میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔

۲۔ توریت کی ان تفسیروں کو کہتے ہیں جو یہود کے صدر اول کے علماء نے ابتدائی عیسوی صدیوں میں لکھی تھیں نیز مدون فقہ اور یہود کے دستور زندگی کا مجموعہ ہے۔ تلمود تلمیذ سے نکلا ہے جس کے معنی علم حاصل کرنے کے ہیں اور یہ تلمودتوں کا مخفف ہے" Talmud" تلمود

ڈاکٹر مناخیم 'م' بریر[ا] (یشیوا یونیورسٹی میں کے ادبیات کے پروفیسر) کتاب "زنان یہودی در ادبیات ربانی" میں لکھتے ہیں: "یہودی عورتوں کے لیے ہمیشہ یہ سنت رہی ہے کہ وہ کسی بھی چیز سے سر چھپا کر نکلتی تھیں بلکہ پورے چہرے کو چھپا کر نکلتی تھیں صرف ایک آنکھ کو نہیں ڈھانکتی تھیں۔ (M.Brayor. 1986 R 1392)

مقبوضہ فلسطین کے ایک معاصر یہودی عالم "ھارا و یعقوویسرائیل لوگاسی" نے اپنی "بت یعقور" نامی کتاب میں عورتوں کے حجاب والے حصہ میں پردے وحجاب کے بارے میں مفصل طور پر بحث کی ہے اس کے کچھ اہم نکات درج ذیل ہیں:

عورت کا لباس اتنا کشادہ ہونا چاہیئے کہ جس سے بدن کا کوئی عضو کسی بھی طرح نمایاں طور پر نظر نہ آئے۔

آستینیں ایسی ہوں جو ہاتھ کو گٹے تک چھپالیں۔

پوری گردن کو چھپائے رکھیں یہاں تک کہ پاؤں کو بھی اس طرح چھپائیں کہ جوراب کے اندر سے کھال نظر نہ آئے۔ شوخ رنگ کے تصویر والے موزے پہننا ممنوع ہے۔

سر کا پردہ یہ ہے کہ وہ سر کے سارے بالوں کو چھپالے اور ایسا سنگار وآرائش کرنا بڑا گناہ ہے جس کی وجہ سے دوسرے اس کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ (یعقوویسرائیل لوگاسی۔ ۱۹۸۰ء، ص ۱۱۰)

تاریخ میں یہودیوں کی مومن عورتیں حجاب کی پابند رہی ہیں۔ بعض ادوار میں انہوں نے چہرہ بھی چھپایا ہے اور بعض ادوار میں صرف سر کے بالوں کو چھپایا ہے۔ قلمود کی بعض روایات میں ایک قسم کی ٹوپی سے سر کو چھپانا کافی ہے۔

"ویل ڈورینٹ" "تاریخ تمدن" میں عہد وسطیٰ کی یہودی عورت کے حالات کے بارے میں لکھتا ہے:

"عہد وسطیٰ کے یہود اپنی عورتوں کو فاخرہ لباس پہناتے تھے لیکن انہیں کھلے سر لوگوں کے درمیان جانے کی اجازت نہیں تھی۔

ا۔ Dr. Menachim M. Brayer

۲۔ حجاب عیسائی مذہب میں

ا۔۲۔ پردے و حجاب کی ضرورت عیسائی مذہب میں

عیسائی مذہب نے عورتوں کے حجاب کے بارے میں نہ فقط یہ کہ یہودی شریعت کے احکام کو نہیں بدلا بلکہ اس کے قوانین کو جاری رکھا ہے اور بعض مقامات پر تو ان سے کچھ آگے بڑھ گئے ہیں اور اس کی مزید تاکید کے ساتھ عفت و پاکدامنی کی اہمیت کو بڑھا دیا ہے۔ کیونکہ یہود کی شریعت میں شادی خانہ آبادی ایک مقدس کام ہے جبکہ عیسائی نقطۂ نظر سے تجرد (شادی نہ کرنا) مقدس کام ہے۔ واضح ہے کہ شہوت انگیزی کے اسباب کو ختم کرنے کے لیے عورتوں کو پردہ کا حکم اور سنگار و آرایش سے دور رہنے کا فرمان دیا گیا ہے۔

انجیل متی میں[1] حضرت عیسیٰ کا یہ قول آیا ہے: تم نے سنا ہے کہ پہلے (ادیان) والوں سے کہا گیا ہے زنا نہ کرنا لیکن میں تم میں سے کہتا ہوں کہ تم میں سے جو بھی کسی عورت کو شہوت کی نظر سے دیکھتا ہے وہ اسی وقت اپنے دل میں اس سے زنا کرتا ہے۔ پھر اگر تمہاری دائیں آنکھ نے ایسا کیا ہے تو اسے نکال کر پھینک دو۔" (انجیل متی، ۵۔۳۱۔۲۷)

پطرس رسول کے رسالہ میں عیسائی عورتوں کے حجاب اور سنگار کے بارے میں لکھا ہے: "اور تمہیں ظاہری زینت و آرائش سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اسی طرح چوٹی گوندھنے اور زرق و برق لباس پہننے سے باز رہنا چاہئے کیونکہ گذشتہ زمانہ کی مقدس عورتیں بھی خدا پر توکل کرتی تھیں اور ظاہری زینت کے بجائے باطنی زینت کرتی تھیں اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی تھیں۔ مثلاً حضرت سارا حضرت ابراہیم کی مطیع تھیں اور انہیں آقا کہتی تھیں اور تم ان کی بیٹیاں ہو۔ (رسالہ پطرس، ۳۔۶۔۱)

اسی طرح عورتیں خود کو سنواریں زینت کریں لیکن شرم و حیاء کے لباس سے نہ کہ گراں قیمت لباس، سونے چاندی کے زیور پہن کر اور زلفیں سنوار کر۔" (رسالہ اول پولس بہ شیموتاتوس، ۲۔۱۵۔۹)

ا۔ عہد جدید کی شروع کی چار کتابوں کو انجیل کہتے ہیں۔ لفظ انجیل یونانی لفظ Euangelion سے لیا گیا ہے جس کے معنی خوشخبری و بشارت کے ہیں۔ عیسائی چار انجیلوں میں سے ایک متی کو مانتے ہیں۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ کوئی کتاب نہیں لائے تھے (میشل، ۷۷، ۱۳، ص ۴۹) لہٰذا متی، لوقا، مرقس اور یوحنا حضرت عیسیٰ کی اناجیل نہیں ہیں بلکہ صدر مسیحیت کے عیسیٰ کے بعض پیروں نے ۴۰ء تا ۹۰ء کے درمیان یہ کتابیں لکھی ہیں۔ عیسائیوں کا گمان ہے حضرت عیسیٰ کی وفات ۳۰ء میں ہوئی ہے۔

مذکورہ بیانات میں تو عورتوں کے لباس کی سادگی اور زینت اور شہوت انگیزی کے محرک سے خالی ہونے پر زور دیا گیا ہے۔ جبکہ عبادت کے وقت عورتوں کے سر ڈھانکنے کے بارے میں پولس کے رسالوں میں آیا ہے: "اس بارے میں آپ کا نظریہ کیا ہے؟ کیا یہ صحیح ہے کہ عورت سر ڈھانکے بغیر عبادت کرے۔" (رسالہ پولس بہ قرنتیان، ۱۵ا۔۱۱)

صدر عیسائیت کے پاپ حضرات اور اس مذہب کے بزرگوں کے دینی احکام میں حجاب وپردے کے لازم ہونے کے بارے میں مختلف نکات بیان ہوئے ہیں۔ عہد وسطیٰ کے عیسائی بزرگوں کی سیرت میں بھی پردہ وحجاب کی پابندی کا وجود نظر آتا ہے۔ لہٰذا عام عیسائی عورتیں پردہ کرتی تھیں۔ رنسانس کے بعد تیرہویں صدی سے عیسائیت میں پردہ میں کمی آئی ہے۔ چنانچہ ترتولین (Tertullain) (وفات ۱۶۰ء) اپنے مشہور رسالہ (On the veiling of virgins) (باکرہ لڑکیوں کے پردہ کے بارے) میں لکھتا ہے: "اے جوان عورتو! تم گلی کوچوں اور شاہراہ عام پر حجاب کرتی ہو تو کلیسا میں بھی تمہیں پردہ کرنا چاہئے اور جب نامحرموں کے درمیان جاؤ تو وہاں بھی حجاب کرکے جایا کرو۔ بلکہ اپنے (دینی) بھائیوں کے درمیان بھی حجاب میں رہو۔ (دیکھئے: حکیم الٰہی، ۱۳۴۲)

رنسانس کے بعد بھی عیسائی عورتوں میں پردہ کا رواج تھا اور اب بھی راہبہ خواتین کو اور کلیسا میں عبادت کے وقت عام عیسائی عورتوں کو حجاب میں دیکھا جاسکتا ہے۔

۳۔ حجاب دین اسلام میں

جس طرح تمام الٰہی ادیان میں طبیعت وفطرت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے عفت کی حفاظت کو ایک اخلاقی واجتماعی فضیلت قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح اسلام میں بھی عفت کا تحفظ اور مسلمان مرد وعورت کے لیے محرم ونامحرم کے حدود بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ یہاں تک نامحرم سے پردہ کرنے کو ضروریات دین میں شمار کیا گیا ہے۔ (رک: حکیم، ۱۹۶۹ء، ج ۵، ص ۲۳۹)

ا۔۳۔ حجاب قرآن میں

مدینہ میں اسلامی حکومت کے دس سال کے عرصہ میں رسولؐ پر حجاب کی آیتیں نازل ہوئی تھیں ابتدا میں ان آیتوں کا مخاطب رسول کی بیویاں تھیں پھر یہ حکم مومنوں کو بھی شامل ہوگیا اور پردہ کا حکم تمام مسلمانوں کے لیے جاری ہوگیا۔ ان میں سے اہم ترین آیات درج ذیل ہیں:

الف: يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا، وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى...... (سورہ احزاب، آیت ۳۲-۳۱)

اے رسول کی بیویو! اگر تم تقویٰ اختیار کروگی تو تم دوسری عورتوں کی مانند نہیں ہو لہٰذا تم نرم ونازک لہجہ میں مردوں سے بات نہ کیا کرو کہ دل کے کھوٹے لوگ طمع میں پڑ جائیں بلکہ ان سے نپی تلی بات کیا کرو اور اپنے گھر میں بیٹھی رہو اور اگلے زمانہ جاہلیت جیسا بناؤ اور سنگار نہ کرو، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

اس آیت میں آرائش وزینت نہ کرنے اور حجاب کی حفاظت کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

ب: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ.....: (سورہ احزاب، آیت ۵۳)

اے ایماندارو! رسول کے گھر میں داخل نہ ہونا مگر یہ کہ تمہیں کھانے پر بلایا جائے۔ اور جب تم رسول کی بیویوں سے روز مرہ کے استعمال کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو اس سے تمہارے دل اور وہ پاک رہیں گی۔

اس آیت میں رسول کی بیویوں کے حریم کی حفاظت کی تاکید پردہ کے استعمال کی صورت میں کی گئی ہے۔

ج: يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ...... (سورہ احزاب، آیت ۵۹)

اے رسول! بیویوں، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی چادر اوڑھ لیا کریں تاکہ انہیں محترم وپردہ دار سمجھا جائے اور بیہودہ لوگ انہیں اذیت نہ دیں، خدا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

اس آیت میں ایسی چادر اوڑھنے کی تاکید کی گئی ہے جو پورے جسم کو ڈھانک لیتی ہے۔ (مکارم شیرازی، ۱۷۱۳، سورہ احزاب، آیت ۵۹ کے ذیل میں)

د: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ، وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ............... (سورہ نور، آیت ۳۰ و ۳۱)

(اے رسول) ایمان داروں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، اور یہ چیز ان کی پاکیزگی کے لیے زیادہ بہتر ہے اور جو کچھ یہ لوگ کیا کرتے ہیں خدا اس کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور ایماندار عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں زینت وآرائش کی جگہوں کو ظاہر نہ ہونے دیں مگر جواز خود ظاہر ہوں اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینہ پر ڈالے رہیں اور اپنے حسن وجمال کو ظاہر نہ کریں ہاں اپنے شوہر اور باپ دادا وغیرہ کے سامنے ظاہر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (یہاں عورتوں کے محرموں کے نام بیان ہوئے ہیں)

اور زمین پر اس طرح پاؤں نہ رکھیں کہ جس سے ان کے پوشیدہ بناؤ وسنگار کا دوسروں کو پتہ چل جائے اور اے ایماندارو! تم سب خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس آیت نے مرد وعورت کو جداگانہ طور پر نامحرم کو نہ دیکھنے کی تاکید کی ہے اور کہا ہے کہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کرو نیز فرمایا ہے کہ اپنی اوڑھنی اپنی گردن اور اپنے سینہ پر ڈالے رہو۔

۱۔ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ۔ بدن کو چھپانے کے لیے سر سے پاؤں تک کی چادر استعمال کریں۔

۲۔ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى۔ گذشتہ زمانہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح بناؤ سنگار نہ کرو۔

۳۔ اَوَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔ اپنی زینت کو ظاہر نہ کرو مگر جو خود بخود ظاہر ہو جائے۔

۴۔ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعاً فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ۔ جب کوئی چیز لی جائے یا دی جائے تو پردے کے پیچھے سے لی جائے یا دی جائے۔ بعض مفسرین نے اس حکم کو رسول کی ازواج سے مخصوص جانا ہے۔ (مکارم شیرازی ۱۷۱۳، سورہ احزاب کی آیت ۵۳ کے ذیل میں)

۵۔وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ۔ اپنی اوڑھنی کے دامن کو سینہ پر ڈال لیں تاکہ سینہ چھپ جائے۔

۲۔۳۔ حجاب، روایات میں

آیتوں کے تناظر میں حجاب یہ ہے کہ عورتیں اپنے پورے بدن کو اس طرح چھپائیں کہ ان کی زینت وزیبائی نمایاں طور پر نظر نہ آئے۔ لیکن انہیں اجتماعی وسماجی روابط اور سرگرمیوں کے لیے بعض اعضاء کے ظاہر وعیاں رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ (عائشہ کی بہن) اسماء سے رسول نے جو بات کہی تھی اس سے حجاب کے حدود مکمل طور پر معین ہوجاتے ہیں۔ "يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَىٰ إِلَّا هٰذَا وَهٰذَا إِشَارَةً إِلَىٰ كَفِّهِ وَوَجْهِهِ"۔ (سجستانی، ۱۹۹۸ء ج ۲، ص ۳۸۳) اے اسماء جب عورت بالغ ہوجائے تو پھر اس کے بدن کے کسی حصہ کا دکھائی دینا صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ (یہ کہہ کر آپ نے ہاتھ اور چہرہ کی طرف اشارہ کیا) یعنی ہاتھ اور چہرہ دکھائی دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایسی ہی بات آپ نے (عطارہ کی بیوی) حولاء سے بھی کہی تھی۔ (محدث نوری، ۱۴۰۸ ھ، ص ۵۸۴)

"فضیل بن یسار" کے جواب میں امام صادق علیہ السلام نے اس طرح فرمایا ہے: "فضیل بن یسار نے کہا: میں نے امام صادق علیہ السلام سے معلوم کیا۔ کیا عورتوں کو پاؤں بھی چھپانا چاہئے؟ آپ نے فرمایا: نَعَمْ وَ دُوْنَ الْخِمَارِ مِنَ الزِّيْنَةِ وَمَادُوْنَ السِّوَارِيْنَ" ہاں جو برقعہ (اسکارف) میں آجائے اور اسی طرح ہاتھوں کو گٹے تک چھپانا چاہئے۔ (کلینی، بی تا، ج ۵، ص ۵۲۱)

قرآن کی صحیح تعلیمات کی بناء پر تمام اسلامی فرقے حجاب کے ضروری ہونے پر اتفاق نظر رکھنے کے علاوہ اس کے حدود (کہ چہرے اور گٹوں تک ہاتھوں کے علاوہ) پورے بدن کو چھپانے پر متفق ہیں۔ (شمس الدین، ۱۳۸۲ھ، ص ۱۶۴)

۱۔۲۔۳۔ حجاب کی پابندی کی اہمیت روایات میں

اسلام کے دینی احکامات و تعلیمات اور متعدد روایات میں پردہ کی جگہوں اور پہلوؤں کے بارے میں بحث ہوئی ہے اور اس کی ضرورت پر تاکید کی گئی ہے۔ متعدد روایات میں پردے وحجاب کو بہترین و عظیم ترین عبادت قرار دیا گیا ہے۔ (کلینی، بی تا، ج ۲، ص ۷۹) اس سے پردے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حجاب کے پہلو بہت وسیع ہیں انسان کی زندگی کے تمام امور کو سمیٹے ہوئے ہیں۔ بزرگان دین کے بیانات میں اس کی نمایاں طور پر تاکید وتصریح کی گئی ہے۔ نامحرم مرد وعورت کے عدم اختلاط کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: اَخَذَ رَسُولُ اللہِ الْبَیْعَۃَ عَلَی النِّسَاءِ اَنْ لَّا یَجْمَعَ الرِّجَالَ فِی الْخَلَاءِ" رسول خداؐ نے عورتوں سے اس شرط کے ساتھ بیعت لی کہ وہ تنہائی میں نامحرم مردوں کے ساتھ نہیں رہیں گی اور بے ضرورت ان سے بات نہیں کریں گی۔ (مجلسی، ۱۴۰۴ھ، ج ۸۲)

ایک روز رسول خداؐ نے دیکھا کہ مرد اور عورتیں ایک ساتھ مسجد سے نکل رہے ہیں آپؐ نے انہیں (عورتوں کو) مخاطب کرکے فرمایا "بہتر یہ ہے کہ تم تھوڑا صبر کرو تاکہ مرد نکل جائیں وہ درمیان سے اور تم کنارے سے نکل جاؤ"۔ اور ایک روز رسولؐ نے ایک دروازہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا "کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اس دروازے کو عورتوں سے مخصوص کردیں۔ (محدث نوری، ۱۴۰۸ ھ، ج ۱۲، ص ۲۷۲)

نیز حضرت علیؑ سے منقول ہے " لَاتَبْدَءُوا النِّسَاءَ بِالسَّلَامِ وَلَاتَدْعُوهُنَّ اِلَی الطَّعَامِ" مرد عورتوں کو پہلے سلام نہ کریں اور انہیں کھانے کی دعوت نہ دیں۔ (مجلسی، ۱۳۹۴ ھ، ج ۲، ص ۱۲۸)

پردے کے دوسرے پہلو، حرام نظر سے پرہیز کرنا ہے اس بارے میں امام صادقؑ کے کلام میں آیا ہے۔" زِنَا الْعَیْنَیْنِ اَلنَّظَرُ" دونوں آنکھوں کا زنا (نامحرم کو) دیکھنا ہے۔ (حر عاملی، بی تا، ج ۲۰، ص ۱۹۱)

رسول اکرمؐ نے نگاہ کی حدود کے بارے میں حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علی! بہشت میں خزانہ تمہارا ہے اور تم بہشت کے ذوالقرنین ہو۔ پھر ایک بار دیکھنے کے بعد دوبارہ نہ دیکھنا کیونکہ پہلی نظر تمہارے فائدہ میں ہے اور دوسری نظر تمہارے نقصان میں ہے۔ (حوالہ سابق، ج ۳، ص ۲۵)

خاتمہ

کتاب مقدس کے متن اور خدا کے انبیاء کے احکامات وتعلیمات کے اعتبار سے دین یہود میں حجاب وپردہ ایک مسلم اور ناقابل تردید بات ہے۔ ایسے متعدد مقامات کی صریح طور پر نشان دہی کی جاسکتی ہے کہ

جہاں عورتوں کے حجاب اور اس کی کیفیت وحدود کی تاکید کی گئی ہے۔ بعض جگہوں پر چادر،.برقعہ اور نقاب کی لفظ استعمال ہوئی ہے۔ جس سے اس مذہب میں پردہ کا ثبوت فراہم ہوتا ہے۔ اسی طرح حجاب وپردہ نہ کرنے پر عذاب نازل ہونے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ حتیٰ بعض مواقع پر عورتوں پر بہت زیادہ سختی کی گئی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی عورت سرڈھانکے بغیر مردوں کے درمیان چلی جاتی ہے تو اس کے شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مہر ادا کیے بغیر اسے طلاق دے دے۔ یہودی عورتوں کی عملی سیرت میں پردے کے رواج اور حریم عفت کی پاسداری کو پوری تاریخ میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ آج مغرب کی تہذیب کے زیر اثر یہودی عورتوں کے درمیان حجاب وپردہ کی اہمیت کم ہو گئی ہے۔

عیسائی مذہب میں عورتوں کے پردے کے بارے میں نہ صرف یہ کہ مذہب یہود کے احکام منسوخ اور ختم نہیں ہوئے ہیں بلکہ ان پر سختی وشدت کے ساتھ عمل بھی کیا گیا ہے۔ ان دو الٰہی ادیان میں جو اہم اختلاف اور فرق ہے وہ یہ ہے کہ عیسائی مذہب میں تجرد (شادی نہ کرنے) کو مقدس سمجھا جاتا ہے جبکہ مذہب یہود میں شادی کرنے کو مقدس تصور کیا جاتا تھا۔ عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰؑ زندگی بھر مجرد رہے اور عیسائی ہونے کے بعد پولس بھی مجرد رہا اور تجرد کی تعریف اور شادی سے باز رہنے کے بارے میں اس مذہب کے بزرگوں کے ملفوظات اور رسالے ہی اس مذہب میں رہبانیت کی توجیہ کرتے ہیں لہٰذا اس دین کے نقطۂ نظر سے معاشرہ میں شہوت انگیزی کے محرکات کو کم کرنے کے لیے حجاب وپردہ کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ عیسائی عورتوں کی عملی سیرت بھی اس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ وہ پوری تاریخ میں حجاب کی پابند رہی ہیں۔ دنیائے عیسائیت کی مقدس خاتون حضرت مریمؑ اور دوسری مسیحی عورتوں کی جو تصویریں پائی جاتی ہیں ان سے اس مذہب میں حجاب کی تائید ہوتی ہے۔ لیکن آج جدید تہذیب کی فضاء میں کیتھولک اور ارتڈکس فرقوں کی عورتیں صرف کلیسا میں اور عبادت کے وقت حجاب کرتی ہیں۔

دین اسلام کے متون کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مذہب میں حجاب وپردہ لازم وضروری رہا ہے اور اس کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے کیونکہ پردے کی پاسداری اور حجاب کی حفاظت کی آیات سے بھی تاکید ہوتی ہے اور بزرگان دین کی روایات میں بھی اس پر زور دیا گیا ہے اور مردوں اور عورتوں کو زندگی کے مختلف میدانوں میں پردے کے ساتھ جداگانہ طور پر کام کرنے کی دعوت دی گئی ہے جیسا کہ اسلامی روایات میں آیا ہے۔

پردہ وحجاب کا مطلب ہے کہ دونوں ہتھیلیوں اور چہرہ کے علاوہ پورے بدن کو چھپایا جائے۔ اسی طرح اس دین میں عورت کے پردہ کی تعریف اور اس کے فلسفہ وعلت کو زیادہ صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور پردہ وحجاب کو دل کے کھوٹے لوگوں کی طمع سے عورت کو محفوظ رکھنے کا فلسفہ قرار دیا گیا ہے۔

منابع

❖ قرآن کریم

❖ عہد جدید، انجمن نشر کتب مقدسہ، نیویورک، ۱۹۹۴۔

❖ عہد عتیق، انجمن پخش کتب مقدسہ، لندن، ۱۹۹۲۔

❖ آقا حسین شیرازی، ابوالقاسم، پوشاک زنان ایران از آغاز تا امروز"، انتشارات اوستا فراہانی، ۱۳۸۳۔

❖ حر عاملی، محمد بن حسن، "وسائل الشیعہ"، بیروت، داراحیاء التراث العربی، بی تا۔

❖ حکیم الٰہی، "زن و آزادی و ضرب المثل ہای ملل راجع بہ زنان"، تہران، چاپخانہ فردوسی، چاپ دوم، ۱۳۴۲۔

❖ حکیم، سید محسن، "مستمسک العروۃ الوثقی"، بیروت، داراحیاء التراث العربی، ۱۹۶۹ء۔

❖ دورانت، ویل، "تاریخ تمدن"، ترجمہ امیر حسین آریانپور و دیگران، تہران، انتشارات علمی و فرہنگی، ۱۳۶۵۔

❖ سجستانی، سلیمان بن اشعث، "سنن ابن داود"، بیروت، مؤسسہ ریان، ۱۹۹۸ء۔

❖ شمس الدین، شیخ محمد مہدی، "حدود پوشش و نگاہ در اسلام"، ترجمہ محسن عابدی، انتشارات بین المللی الہدی، چاپ اول، ۱۳۸۲۔

❖ فوگل، اشپیگل، "تمدن مغرب زمین"، ترجمہ محمد حسین آریا، تہران، انتشارات امیر کبیر، ۱۳۸۰۔

❖ کلینی، محمد بن یعقوب، "اصول کافی"، ترجمہ و شرح سید ہاشمی رسولی، نشر فرہنگ اہل البیت، بی تا۔

❖ ماضی، محمد، "سیاست و دیانت در اسرائیل"، ترجمہ سید غلامرضا تہامی، انتشارات سنا، ۱۳۸۱۔

❖ مجلسی، محمد تقی، "بحار الانوار"، بیروت، مؤسسۃ الوفاء، ۱۴۰۴ھ

❖ محدث نوری، میرزا حسین، "مستدرک الوسائل"، بیروت، مؤسسہ آل البیت لاحیاء التراث، چاپ دوم، ۱۴۰۸ھ

❖ مکارم شیرازی، ناصر، "تفسیر نمونہ"، قم، دار الکتب الاسلامیہ، ۱۳۷۱۔

❖ میشل، توماس، "کلام مسیحی"، ترجمہ حسین توفیقی، انتشارات مرکز مطالعات ادیان و مذاہب، قم، ۱۳۷۷۔

❖ ناس، جانبی: "تاریخ جامع ادیان"، ترجمہ اصغر حکمت، تہران، شرکت انتشارات علمی و فرہنگی، ۱۳۸۲۔

❖ یسر آئل یعقوولوگاسی، ہاراو، "بت یعقوو"، چاپ اورشلیم، ۱۹۸۰ء

❖ پوشاک ایران زمین، ترجمہ مقالات دانشنامہ ایرانیکا، تہران، انتشارات امیر کبیر، ۱۳۸۲۔

❖ فرزندان استر، مجموعہ مقالات بہ کوشش ہومن سرشار، ترجمہ مہرناز نصریہ، نشر کارنگ، ۱۳۸۴۔

❖ M. Brayer, Rabbi Dr. Menachim: **"he Jewish Woman in Rabinic Lieraure**, A Psychosocial Perspecive, Hobooken, NJ: kay Publishing House, 1986.